شیخ المشائخ رئیس المحدثین استاذ العلماء شیخ الحدیث
حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کی ہمہ جہت شخصیت

تحریر: مولانا عبدالمجید مدظلہم
ناظم مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

حضرت اقدس، شیخ المشائخ، رئیس المحدثین، استاذ الاساتذہ، صدر وفاق، صدر اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ مورخہ 17 ربیع الثانی 1438ھ مطابق 15 جنوری 2017ء بروز اتوار رات ساڑھے نو بجے دار فانی سے دار ابدی کی طرف انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرتؒ 1926ء کو قصبہ حسن پور لوہاری میں ایک دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ یہ قصبہ تھانہ بھون اور جلال آباد کے قرب میں واقع ہے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد میں حضرت مولانا مسیح اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی اور مزید تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ جہاں انہوں نے نامور اکابر علماء کرام سے علم حاصل کیا۔ ترمذی اور بخاری شریف کا درس حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ 1947ء میں دارالعلوم دیوبند سے سند فراغت حاصل کی۔

تعلیم سے فراغت کے بعد 8 سال تک مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد میں تدریس کی اور ہجرت کے بعد 3 سال تک دارالعلوم ٹنڈوالہ یار، پھر 10 سال تک جامعہ دارالعلوم کراچی اور کچھ مختصر عرصہ حضرت بنوریؒ کے اصرار پر جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں بھی تدریس فرمائی۔ 23 جنوری 1967ء کو جامعہ فاروقیہ کی بنیاد رکھی۔ تاحیات اس کے مہتمم و شیخ الحدیث رہے۔ ہزاروں طالبان علوم نبوت کی علمی پیاس بجھائی اور بہت سی نامور شخصیات نے حضرتؒ سے شرف تلمیذ حاصل کیا۔

وفاق المدارس کے ساتھ حضرتؒ کا باقاعدہ تعلق 1978ء میں قائم ہوا جب حضرتؒ وفاق المدارس کی

مجلس عاملہ کے رکن بنے۔ 1980ء میں وفاق کے ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ حضرتؒ کی محنت، جانفشانی، وفاق کے ساتھ لگن، دینی جذبہ اور آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے 1989ء میں بطور صدر وفاق آپ کا انتخاب کیا گیا۔ حضرتؒ تاحیات وفاق کی صدارت کے عظیم منصب پر فائز رہے۔

حضرت والاؒ ایک نابغہ روزگار، حق گو، بے باک، بے لوث، باہمت، اولوالعزم، مردم شناس، مردم ساز، متدین ومتصلب اور متفق علیہ شخصیت کے مالک تھے۔ حضرتؒ کے ساتھ احقر کا تعلق 1989ء سے ہے جب میں نے جامعہ فاروقیہ کراچی میں حصول علم کے لئے داخلہ لیا۔ 1995ء میں اصلاحی تعلق قائم ہوا اور 1997ء میں جامعہ فاروقیہ سے تعلیم مکمل کی۔ حضرتؒ کے حکم پر 1998ء میں مرکزی دفتر وفاق آیا اور 1999ء میں دفتر وفاق کی نظامت کی ذمہ داری سنبھالی، حضرتؒ کی طرف سے یہ انتخاب بندہ کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرتؒ کا یہ اعتماد آخر دم تک برقرار رہا۔ نیز حضرت کے ساتھ میرا تعلق صرف دفتری سطح تک محدود نہیں تھا بلکہ ان سے روحانی وقلبی نسبت بھی تھی۔

حضرتؒ کی شخصیت ہمہ جہت تھی، حضرتؒ کے اوصاف بھی ہمہ جہت تھے۔ حضرتؒ کی علمی خدمات پر بات کرنا تو سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ حضرتؒ علم کا وہ بحر بیکراں تھے کہ جن کی علمی خدمات پون صدی پر محیط ہیں۔ یہاں پر حضرتؒ کے چند ایسے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ جنہیں طلبہ وعلماء کو ضرور اختیار کرنا چاہیے۔ اس سے کردار سازی اور شخصیت سازی میں یقینی راہنمائی ملے گی۔

نظام الاوقات کی پابندی:

حضرتؒ نظام الاوقات کی بہت پابندی فرمایا کرتے تھے۔ ہم نے دوران تعلیم بھی آپ کو ہمیشہ وقت کا پابند پایا اور بعد میں دفتری معاملات کے دوران بھی حضرتؒ کی وقت کی پابندی مثالی تھی۔ دوسرے اساتذہ وطلبہ کو بھی اس کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ سفر وحضر میں کسی بھی کام کے لئے جو وقت مقرر فرماتے تھے، اس سے ہرگز فروگزاشت نہیں فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرتؒ کے ناشتے کا ایک وقت متعین ہوتا تھا، ایک مرتبہ خادم سے ناشتہ لانے میں چند منٹ کی تاخیر ہوئی تو حضرتؒ نے منع فرما دیا کہ اب واپس لے جاؤ، ہمارے ناشتے کا وقت گزر گیا۔ حضرت والاؒ پر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی خاص فضل وکرم تھا کہ آخری وقت تک متحرک وفعال رہے۔ حضرتؒ جامعہ فاروقیہ میں اپنے اسباق باقاعدگی سے پڑھاتے رہے اور وفاق کے امور بھی بذات خود انجام دیتے رہے۔

ضابطوں کی پابندی:

اللہ جل شانہ نے حضرتؒ کو محبوبیت اور رعب سے نوازا تھا۔ طلبہ واساتذہ، علماء اور دیندار طبقہ میں

حضرتؒ کی شخصیت مقبول عام وہر دلعزیز تھی۔ پورے ملک کے مدارس کے لوگ حضرت سے والہانہ محبت اور بے پناہ عقیدت رکھتے تھے حضرتؒ اتحاد واتفاق کی علامت تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرتؒ 1989ء میں صدر وفاق بنے تو ان کی حیات میں کبھی بھی انتخاب کے موقع پر کسی نے کوئی اختلاف نہیں کیا اور متفقہ طور پر حضرتؒ تا حیات اس منصب جلیلہ پر فائز رہے۔

اصول وضوابط کی پاسداری حضرتؒ کی حیات کا طرہ امتیاز تھا۔ حضرتؒ ہمیشہ نہ صرف خود قواعد وضوابط کی پوری پوری پابندی فرمایا کرتے تھے بلکہ تمام متعلقین کو بھی ہمیشہ پورے دل وجان سے قواعد وضوابط کی پابندی کرنے کی تاکید فرماتے تھے۔ اگر کسی کی کوئی بات خلاف ضابطہ پائی جاتی تو سخت ناپسندیدگی وناگواری کا اظہار فرمانے کے ساتھ ساتھ بعض اوقات سخت تنبیہ وتادیب بھی فرماتے تھے۔ حضرتؒ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے جو بھی کام کیا اللہ کی رضاء کے لئے کیا ہے، کسی کی ذات کو ملحوظ نہیں رکھا۔ اگر ہم اخلاص وللّٰہیت سے کام کرتے رہیں گے تو شرور وفتن سے محفوظ رہیں گے۔

صفائی کا اہتمام:

حضرتؒ صفائی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ جامعہ فاروقیہ میں بارہا میں نے اس بات کا مشاہدہ کیا کہ جب حضرتؒ نماز کے لئے تشریف لاتے تو راستے میں اگر کاغذ کا چھوٹا سا ٹکڑا بھی نظر آجاتا تو حضرتؒ خود اس کو اٹھا لیتے۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا کہ اگر آس پاس کوئی چیز پڑی ہوتی تو طلبہ فوراً اس کو اٹھا لیتے اور یوں چند لمحوں میں ہی پورا راستہ اور صحن بالکل صاف نظر آتا۔

تعلق مع اللہ:

حضرتؒ میں اخلاص وللّٰہیت اور خشیت ایزدی بدرجہ اتم موجود تھی۔ حضرت کے معمولات میں استقامت تھی۔ حضرتؒ جب دفتر وفاق میں تشریف لاتے تو اکثر ہم نے یہ مشاہدہ کیا کہ صبح تہجد کے وقت اٹھ جاتے۔ یہاں تک کہ بالکل آخر عمر میں بھی خادم انہیں تہجد کے وقت اٹھا دیتا۔ نوافل ادا فرماتے، تلاوت فرماتے۔ نماز فجر کی ادائیگی کی فوراً بعد استراحت نہیں فرماتے تھے بلکہ اوراد واذکار اور تلاوت میں مصروف رہتے تھے۔ ناشتے کا معمول صبح آٹھ بجے کا تھا۔ اس ضعیف العمری میں معمولات پر استقامت کی توفیق، اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاص عنایت وتوجہ کی دلیل ہے۔ حضرتؒ کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ پنجاب کے ایک مدرسہ کے پروگرام میں ان کی دعوت پر آئے تو واپسی پر دفتر وفاق تشریف لے آئے۔ یہاں انہوں نے مجھے کچھ رقم دی کہ یہ ان مدرسہ والوں کو واپس بھجوا دو، کیونکہ یہ رقم میرے آمد ورفت کے کرایہ سے زائد ہے۔ چنانچہ حضرتؒ کے حکم پر وہ رقم ان مدرسہ والوں کو لوٹا دی گئی۔

یہ بھی حضرتؒ کا مزاج تھا اگر ایک سفر میں کئی مدارس کے پروگرام میں جانا ہوتا تو سفر خرچ ان مدارس پر تقسیم کر دیتے تاکہ ایک مدرسہ پر زیادہ بوجھ نہ پڑے۔

بے لوث خدمت:

حضرتؒ نے ہمیشہ وفاق کی بے لوث خدمت کی ہے۔ کبھی اپنی ذات یا جامعہ فاروقیہ کے لئے وفاق سے مالی منفعت حاصل نہیں کی، بلکہ وفاق کے سوالیہ پرچہ جات کی طباعت وترسیل کے سلسلے میں جامعہ کے اندر ایک فلیٹ بلا معاوضہ مستقل طور پر وفاق کے لئے وقف کر رکھا تھا اور اس کے بجلی و دیگر اخراجات اپنی طرف سے ادا فرماتے تھے۔ دفتر وفاق کی تعمیر اور خرید اراضی کے لئے وفاق کے ساتھ مالی تعاون بھی فرمایا۔ نیز اگر جامعہ فاروقیہ میں وفاق کے اجلاسات ہوتے تو حضرتؒ اپنی جانب سے تمام اخراجات برداشت کرتے۔ حضرت مولانا ولی خان المظفر زید مجدہم کے جانے کے بعد (2010ء) حضرتؒ نے اپنے لئے کوئی معاون خاص بھی وفاق کے کاموں کے لئے مقرر نہیں فرمایا اور بنفس نفیس یہ خدمات خود انجام دیتے رہے۔ وفاق سے متعلق کوئی ڈاک آتی تو حضرتؒ خود اپنے ہاتھ سے اس کا جواب تحریر فرماتے تھے اور آخر تک یہی معمول رہا۔

وفاق سے کبھی اپنے لیے تنخواہ نہیں لی:

وفاق کی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس منعقدہ 16 ربیع الثانی 1435ھ مطابق 17 فروری 2014ء میں صدر و ناظم اعلیٰ کے لئے تنخواہ مقرر کرنے کی منظوری دی تھی۔ اس وقت حضرتؒ اجلاس میں موجود نہیں تھے۔ چنانچہ اگلے اجلاس میں جب یہ کارروائی توثیق کے لئے پیش ہوئی تو حضرتؒ نے اس فیصلے کو مسترد کر دیا اور اس پر ناپسندیدگی کا اظہار بھی فرمایا۔ اس موقع پر حضرتؒ نے فرمایا کہ ”روئیداد میں میرے حوالے سے اعزازیہ کی جو بات لکھی گئی ہے اس میں میری رائے یا منشاء کا کوئی دخل نہیں۔ بلکہ میرے مزاج کے بالکل برعکس ہے۔ لہٰذا اکابرین وفاق رحمہم اللہ کے طرز پر ان تمام عہدوں پر رہتے ہوئے خالص رضائے الٰہی کے جذبے سے خدمت کی جائے۔ میں مجلس عاملہ کے معزز ومحترم اراکین سے یہی درخواست کروں گا کہ یہ وفاق کے مختلف عہدے اور حیثیتیں جو اس وقت ہمیں حاصل ہیں، یہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء کردہ ہیں اور ہمارے لئے کڑے امتحان کی ایک شکل ہے۔ لہٰذا اپنے اپنے ذاتی اور گروہی مفادات سے بالاتر ہو کر وفاق اور اس کے طے کردہ اغراض ومقاصد کو پیش نظر رکھ کر محض اللہ کی رضا کے لئے ان امور پر غور وفکر کیا جائے اور ایسے فیصلے کیے جائیں جو ہم سب کو آخرت کے مواخذے سے محفوظ رکھیں آمین“۔

سخاوت کا وصف عظیم:

حضرت کی شخصیت کا ایک عظیم وصف سخاوت بھی تھا۔ حضرت مختلف مدارس کے ساتھ مالی تعاون فرمایا کرتے تھے۔ ایسے مدارس میرے علم میں ہیں کہ حضرتؒ ان کے ساتھ لاکھوں روپے کی امداد کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات کسی مدرسہ سے رسید میں تاخیر ہو جاتی تو حضرتؒ مجھے فون پر فرماتے کہ بھئی اس مدرسہ والوں سے کہو کہ ہمیں رسید بھجوادیں۔ اپنا جامعہ فاروقیہ ہونے کے باوجود دوسرے مدارس کے ساتھ تعاون کرنا اور سرپرستی کرنا شاندار دینی جذبے کی عکاس ہے۔ حضرتؒ جہاں اصولوں اور قواعد وضوابط کی پابندی کے معاملے میں سختی فرمایا کرتے تھے، وہاں اپنے متعلقین کی مختلف مواقع پر حوصلہ افزائی بھی فرمایا کرتے تھے۔ متعدد بار میں نے دیکھا کہ حضرتؒ نے اپنے خدام کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی کے لئے انہیں نقد انعام سے نوازا۔

زندگی کے دو ہی ہدف......وفاق اور جامعہ فاروقیہ:

حضرتؒ کی حیات تو ہمہ جہت تھی اور مختلف پہلوؤں سے رقم تھی۔ لیکن حضرت والاؒ کا وفاق کے ساتھ جو والہانہ لگاؤ اور محبت تھی وہ حضرتؒ کی حیات کا درخشاں باب ہے۔ حضرت اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے دو ہی اہداف ہیں، جامعہ فاروقیہ اور وفاق المدارس۔ ایک مرتبہ حضرتؒ نے فرمایا کہ ہم نے اپنی جان وفاق میں لگادی۔ پیرانہ سالی میں بھی حضرت وفاق کے اجلاسوں میں شرکت کے لئے تشریف لاتے اور اسی طرح پرچہ جات کی مارکنگ کے دوران بھی دو تین ہفتے مستقل قیام فرماتے تھے۔ انہوں نے وفاق کے لئے ایک طویل مدت تک انتھک محنت کی اور وفاق کو گمنامی سے نکال کر عالمی سطح پر پہنچادیا۔ یہ حضرت والاؒ کی وہ عظیم خدمت ہے کہ جس کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔

حضرتؒ نے 1980ء میں جب وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی نظامت علیاء کی ذمہ داری سنبھالی تو وفاق کے اغراض و مقاصد کی روشنی میں خالصتاً تعلیمی طرز پر کام کرنے پر زور دیا اور وفاق کے قواعد وضوابط کی پاسداری کو مدارس اور وفاق کی ترقی کا مظہر قرار دیا، انہی مقاصد کے حصول کے لئے سعی فرمائی۔

وفاق کا دائرہ کار وحجم اسقدر محدود تھا کہ اس وقت وفاق کے ساتھ صرف چند سو مدارس ملحق تھے۔ 1980ء میں وفاق کے تحت صرف دورہ حدیث کا امتحان ہوتا تھا، اس وقت شرکاء کی تعداد 386 تھی۔ چنانچہ حضرتؒ نے وفاق کے دائرہ میں وسعت کے لئے پورے ملک کے مدارس کے دورے کیے۔ 1403ھ میں سہ رکنی وفد نے پنجاب کے مدارس کا دس روزہ دورہ کیا، جس کے سربراہ حضرتؒ تھے، اس وفد کے ارکان میں حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ اور حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم شامل تھے۔ ان حضرات نے پنجاب کے 16 اضلاع کے

120 مدارس کا معائنہ کیا اور مدارس کے معیار تعلیم وتربیت کا بنظر غائر جائزہ لے کر حسب ضرورت اصلاح وراہنمائی فرمائی۔ جو مدارس وفاق سے ملحق نہیں تھے ان کو وفاق کے ساتھ الحاق کرنے اور وفاق کے نظم امتحان میں شمولیت پر آمادہ کیا۔ اس طرح حضرتؒ کی دلچسپی، محنت اور کاوش سے تدریجاً باقی درجات کے امتحان بھی وفاق کے تحت ہونے لگے۔ 1982ء سے وفاق کے تحت درجہ تحفیظ کے امتحانات کا آغاز کیا گیا۔ 1983ء سے ثانویہ خاصہ، 1984ء سے ثانویہ عامہ، 1985ء سے عالیہ کے امتحانات کا آغاز ہوا۔ 1989ء میں متوسطہ کا امتحان وفاق کے تحت شروع ہوا۔ 2004ء سے تعلیم بالغان کا سلسلہ شروع کیا گیا، اس کا امتحان دراسات دینیہ کے عنوان سے ہونے لگا اور 2013ء میں تجوید کے امتحان کا بھی وفاق کے تحت آغاز کر دیا گیا۔ اسی طرح 1990ء سے طالبات کے امتحانات بھی وفاق کے تحت ہونے لگے۔ اس وقت وفاق کے ساتھ 18837 مدارس ملحق ہیں اور امسال تین لاکھ سے زائد طلبہ و طالبات کا داخلہ موصول ہوا ہے۔

وفاق کو سیاست کی آلودگی سے پاک رکھنے کا اہتمام:

حضرتؒ نے وفاق کی ترقی واستحکام کے لئے اسے غیر سیاسی رکھنا ضروری سمجھا۔ چنانچہ اجلاس منعقدہ 21 جمادی الاخریٰ 1406ھ مطابق 3 مارچ 1986ء کو دستور کی دفعہ نمبر 4 ضابطہ کار میں یہ ترمیم کی گئی کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ایک خالص تعلیمی وغیر سیاسی تنظیم ہوگی۔ اس کا کسی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اور وفاق بحیثیت وفاق نہ کوئی سیاسی موقف اختیار کرے گا، نہ ملکی سیاست کے کسی مسئلے میں اظہار رائے کرے گا اور نہ ہی اس بارے میں ملحق مدارس وجامعات کو کوئی ہدایت جاری کرے گا۔ الحمد للہ حضرتؒ نے اپنے پورے عرصہ قیادت میں وفاق کے اغراض ومقاصد وقواعد وضوابط کو مقدم رکھا اور اس کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دی ہیں اور ہر موقع پر پوری قوت کے ساتھ اس کا تحفظ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج وفاق عالمی سطح پر ایک امتیازی مقام رکھتا ہے۔ جملہ مدارس اس کے تحت یکجا ہیں اور اپنے لئے باعث افتخار سمجھتے ہیں۔

وفاق کی سند کا معادلہ:

حضرت والاؒ نے وفاق المدارس کی سند کے معادلہ کے لئے کلیدی کردار ادا کیا۔ اگرچہ اس سلسلہ میں ابتداءً ہی سے اکابرین نے کوششیں فرمائیں، بالآخر حضرتؒ کی سربراہی میں یہ کوششیں بارآور ثابت ہوئیں۔ آپ نے اسلام آباد میں یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے ساتھ متعدد اجلاسوں میں وفاق کی نمائندگی فرمائی۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے، اجلاس منعقدہ 12، 13 ستمبر 1982ء میں معادلہ کے اصولی معاملات طے کر لئے گئے اور حتمی طور پر 17 نومبر 19.82ء کو وفاق کی فائنل ڈگری شہادۃ العالمیہ فی العلوم العربیہ والاسلامیہ کو ایم اے عربی وایم اے اسلامیات

کے مساوی تسلیم کر لیا گیا، جو کہ حضرتؒ کی شبانہ روز محنتوں کا ثمرہ تھا۔ ان کی یہ کاوش بجا طور پر وفاق کے لئے نقطہ عروج ثابت ہوئی۔ کیونکہ وفاق کی سند تسلیم ہونے کے بعد وفاق کی طرف رحجان میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ آج جتنے بھی علماء کرام، مختلف محکموں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں یہ حضرت کی اسی کاوش کی بدولت ممکن ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت والاؒ کا یہ کارنامہ موجودہ اور آنے والے علماء کرام پر بلاشبہ ایک احسان عظیم ہے۔

وفاق کے قیام استحکام کے لیے انتھک محنت:

حضرتؒ نے ایک طویل عرصے تک وفاق کی قیادت فرمائی ہے۔ 21 محرم الحرام 1401ء مطابق 30 نومبر 1980ء سے 30 ذیقعدہ 1409ھ مطابق 8 جون 1989ء (آٹھ سال چھ ماہ) تک بطور ناظم اعلیٰ خدمت انجام دی اور اس کے بعد 16 ربیع الثانی 1438ھ مطابق 15 جنوری 2017ء تک (ستائیس سال سات ماہ) بطور صدر وفاق سرپرستی فرمائی۔ حضرت فرمایا کرتے تھے کہ میری زندگی کے دو اہداف ہیں۔ جامعہ فاروقیہ اور وفاق المدارس۔ حضرتؒ نے ہمیشہ وفاق کے کاموں کو ترجیح دی ہے اور بندہ نے خود طویل عرصے تک اس کا مشاہدہ کیا ہے۔

حضرتؒ نے وفاق کو مضبوط، مفید اور موثر بنانے پر زور دیا اور اس کے لئے کوششیں فرمائیں۔ اس سلسلہ میں مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ 11، 12، 13 شعبان المعظم 1401ھ مطابق 14، 15، 16 جون 1981ء میں حضرتؒ نے فرمایا:

وفاق اور مدارس کے باہمی ربط کو مضبوط بنانا نہایت اہم ہے۔ اس ضمن میں وفاق کی تنظیم میں مدارس کی شمولیت پہلا ہدف ہے اور دوسرا ہدف وفاق کو مفید اور موثر بنانا ہے۔ الحمدللہ پہلے مقصد میں ہم کامیاب ہو چکے ہیں۔ پہلے بہت تھوڑی تعداد میں مدارس وفاق میں شامل تھے، اب یہ تعداد پونے تین سو سے بڑھ کر ایک ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ بہر حال یہ بہت بڑی ترقی ہے اور اس میں وفاق کے عملے کی کارکردگی بھی لائق تحسین ہے۔ جہاں تک دوسرا مقصد ہے اس کی کامیابی وفاق کے قواعد وضوابط پر عملدرآمد اور وفاق کے نصاب تعلیم اور وفاق کے نظام امتحان کی پابندی میں پنہاں ہے۔

حضرات علماء کرام جو مدارس کا اہتمام کرتے ہیں اور مدارس چلاتے ہیں، وہ دینی سمجھ بوجھ کے اعتبار سے اپنے علاقے میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ اس مقام کی وجہ سے ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان دینی اداروں کو بہتر سے بہتر شکل دیں۔ مدارس کے طلبہ، اساتذہ اور دیگر عملہ کو اپنے اخلاق و کردار، عمل، تقویٰ اور پرہیزگاری کے اعتبار سے دوسروں سے ممتاز ہونا چاہیئے۔ نصاب کی پابندی ہونی چاہیئے اور معیار تعلیم بلند ہونا چاہیئے۔

وفاق المدارس کی تنظیم میں جتنے مدارس شامل ہیں اگر ان کے ذمہ داران دلچسپی اور لگن کے ساتھ اپنی

زندگی کا مقصد بنا کر اور اپنی زندگی کا مطمع نظر قرار دے کر اور اپنے مدارس کی فلاح و بہبود کے لئے، اپنے مدارس کی اصلاح و ترقی کے لئے وہاں کے معیار تعلیم اور معیار اخلاق کو بلند کریں تو یہ ہم سب کے لئے بہت بڑا کام ہوگا اور حقیقت میں وفاق المدارس العربیہ کی تنظیم کا مقصد حاصل ہو جائے گا۔

مرکزی دفتر کی توسیع کے لیے اراضی کا حصول:

حضرتؒ نے دفتر وفاق کی دفتری ضروریات کا بھی ادراک فرمایا۔ حضرتؒ کے دور میں دفتر وفاق کے لئے مستقل عمارت خریدی گئی۔ حضرتؒ اور مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم کی مشترکہ کاوشوں سے وفاق المدارس کے لئے خانیوال روڈ ملتان میں ساڑھے دس ایکڑ اراضی، دفتر وفاق سے متصل عالیشان کوٹھی اور اسلام میں ذیلی دفتر کے لئے ایک کوٹھی خریدی گئی۔ حضرتؒ کی دیرینہ آرزو تھی کہ دفتر وفاق کی موجودہ جگہ پر ایک عالیشان دفتری بلاک تعمیر کیا جائے، جس کے لئے انہوں نے حضرت مولانا امداد اللہ صاحب مدظلہم کی سربراہی میں ایک کمیٹی بھی تشکیل دی تھی، نقشہ بھی بن چکا ہے۔ حضرتؒ نے اپنی وفات سے چند دن قبل بھی اس بارے میں حکما تاکید فرمائی کہ جلد از جلد تعمیر شروع کی جائے۔ حضرتؒ کی ہدایت کے مطابق اس سلسلہ میں مورخہ 25 ربیع الثانی 1438ھ مطابق 24 جنوری 2017ء کو حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے میٹنگ طے ہے، ان سے راہنمائی لینے کے بعد تعمیر کا عملی کام شروع کیا جائے گا۔ کاش حضرتؒ کی یہ دیرینہ خواہش ان کی حیات میں ہی پوری ہو جاتی۔

دفتر وفاق کے نظم کو بہتر بنانے کے لئے حضرتؒ نے 1997ء میں دستور میں ترمیم کے ذریعے ملازمین کے عزل و نصب کا اختیار صدر وفاق کے فرائض میں شامل کیا۔ حضرتؒ کی سرپرستی اور مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم کی نگرانی میں دفتری نظم میں رفتہ رفتہ بہتری آئی اور بالآخر وفاق کا دفتری نظم مضبوط، مستحکم اور مثالی ہو گیا۔

دفتری نظام کی مستقل خبر گیری:

حضرتؒ نے جب احقر کا تقرر دفتر وفاق میں فرمایا تو باقاعدگی کے ساتھ دفتر وفاق سے متعلق خبر گیری فرماتے اور احوال معلوم کرتے رہتے تھے، اس حوالے سے حضرتؒ کے ساتھ خط و کتابت ہوتی رہتی تھی۔ ابتدائی طور پر دفتری کام میں بندہ کا دل نہیں لگ رہا تھا تو مورخہ 7 ذوالحجہ 1418ھ مطابق 5 اپریل 1998ء کو بندہ نے حضرتؒ کی خدمت میں تحریراً گزارش کی کہ "حضرت وساوس بہت آتے ہیں کہ میں کس چیز میں لگ گیا ہوں اور اس کشمش میں عبادات میں بھی دل نہیں لگتا اور ذہنی پریشانی رہتی ہے، بخدا آپ کے فیصلے پر دل و جان سے راضی ہوں مجھے اس میں کوئی تردد نہیں، راہنمائی فرمائیں"۔ حضرت والاؒ نے مورخہ 18 ذوالحجہ 1418ھ مطابق 12 اپریل 1998ء کو

جواباً ارشاد فرمایا کہ ''مقصود اللہ کی رضا بذریعہ خدمت دین ہے اور یہ اس کام میں حاصل ہے کہ نیت صحیح ہونی چاہیئے، کام درست ہونا چاہیئے ۔ یہ سمجھنا کہ پڑھائیں گے، امامت کریں گے، تبلیغ کریں اور نیت وعمل میں فساد ہو، بالکل بیکار ہے اور اگر نیت وکام صحیح ہیں تو بلاشبہ اس کام سے بھی اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہوگی، کام محنت سے کریں یہ کوئی مشکل کام نہیں''۔ چنانچہ حضرتؒ کے ان ارشادات سے بندہ کی ڈھارس بندھی اور وفاق کی خدمت انجام دینے کا حوصلہ پیدا ہوا۔

شروع میں احقر جب دفتر وفاق آیا تو دفتر کی حالت بہت ناگفتہ بہ تھی۔ اس حوالے سے حضرتؒ نے ایک مرتبہ تحریر فرمایا کہ ''ہفتہ عشرہ میں ایک خط مجھے لکھ دیا کرو تاکہ دفتر کے حالات کا علم ہوتا رہے، مندرجہ ذیل امور کی اطلاع دیا کریں۔ دفتر میں کام یکسوئی سے باقاعدہ جاری ہے یا کچھ خلل ہے؟ عملے میں کام سے دلچسپی ہے یا نہیں؟ ناظم دفتر کا رویہ کیسا ہے؟ پرانے لوگ اگر پست ہمت کرنے کی کوشش کریں تو ہرگز اثر نہ لیں اور بالکل پروانہ کریں۔ البتہ اپنے طرزِ عمل سے گروہ بندی کا تاثر ہرگز نہ پیدا ہونے دیں (اس پر سختی سے کاربند رہیں)، حالات بدلتے رہتے ہیں، ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا''۔ اس سے حضرتؒ کا وفاق کے امور میں گہری دلچسپی اور شغف کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

حضرت آخر وقت تک بھی پوری تندہی کے ساتھ دفتری امور پر توجہ مرکوز رکھتے تھے۔ اگر کسی مدرسہ یا شخصیت کی طرف سے حضرتؒ کے پاس کوئی شکایت آجاتی تو حضرتؒ اس کا فوری نوٹس لیتے، دفتر سے اس کی وضاحت طلب فرماتے اور متعلقہ فرد/ادارے کا مسئلہ حل کر کے اسے مطمئن کرنے کی ہدایت جاری فرماتے۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ حضرت والاؒ نے فرمایا کہ ''دفتری نظم کو بہتر کرنے کے لئے ہم کوشش نہیں کریں گے تو اس کے لئے آسمان سے فرشتے تو نہیں آئیں گے''۔

امتحانی نظام کی کڑی نگرانی:

بحیثیت امتحانی بورڈ وفاق کے شعبہ امتحانات کو تمام شعبوں میں کلیدی حیثیت حاصل ہے اور اس کی اہمیت کو حضرتؒ سے زیادہ کون جانتا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرتؒ نے وفاق کے نظام امتحان پر بھی کڑی نظر رکھی اور نظام امتحان میں اصلاحات کیں۔ امتحانی نظم کو بہتر انداز میں کنٹرول کرنے کے لئے آپ نے ملک بھر میں مسئولین امتحان مقرر کیے۔ مدارس کی رجسٹریشن کے لئے کوآرڈی نیٹر مقرر فرمائے۔ امتحانات سے متعلق قواعد وضوابط بنائے، مدارس کے لئے نظام تعلیم مرتب فرمایا۔ ان سب امور کی نگرانی کے لئے صوبائی سطح پر ناظمین مقرر فرمائے۔ جس کی بدولت وفاق کے جملہ نظام ہائے میں ایسی مثبت وگرانقدر تبدیلی آئی کہ وفاق کا نظام قابل رشک ہوگیا۔ الحمد

للہ وفاق کے تحت پورے ملک کے اندر تمام درجات کا امتحان ایک ہی وقت میں انتہائی شفاف طریقے سے انعقاد پذیر ہوتا ہے۔

امتحانات کے اندر سوالیہ پرچہ جات کی ترتیب، ان کی طباعت اور ان کی ترسیل حساس ترین معاملہ ہے۔ چنانچہ حضرتؒ نے 1420ھ سے یہ سارا نظام اپنی نگرانی میں جامعہ فاروقیہ میں منتقل کرلیا۔ گزشتہ 17 سال کے دوران حضرتؒ کی کڑی نگرانی میں یہ سارا عمل پوری راز داری، نہایت شفافیت اور مستعدی کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچتا رہا۔ اس عرصہ میں بعض علاقوں میں ایک دو جزوی واقعات پیش آئے، جس پر حضرتؒ نے سخت تادیبی کارروائی فرمائی تاکہ آئندہ کوئی بھی فرد وفاق کی شاندار تاریخ کو داغدار کرنے کی جراءت نہ کرسکے۔

حضرتؒ وفاق کے پرچہ جات کی مارکنگ کے نظم کی بنفس نفیس نگرانی فرمایا کرتے تھے۔ مارکنگ کے نظم میں بہتری لانے کے لئے مارکنگ کے قواعد وضوابط بنائے اور ان پر سختی سے عملدرآمد کو یقینی بنایا جاتا۔ حضرتؒ خود تمام درجات کے ممتحنین کے چیک شدہ پرچے ملاحظہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرتؒ کا ایک رعب اور دبدبہ تھا۔ جب کسی درجے کے پرچے حضرتؒ کے پاس ملاحظہ کے لئے چلے جاتے تو پورے درجے کے ممتحنین پر خوف طاری رہتا، جب تک وہ پرچے واپس نہ آجاتے۔ پرچہ جات سے متعلق مقررہ ضوابط میں کسی بھی قسم کی رعایت کے حضرت قائل نہ تھے۔ اگر کسی ممتحن نے پرچے کے اندر درست اور غلط کی نشاندہی میں کوتاہی کی ہوتی یا کسی نے اپنا نام واضح نہ لکھا ہوتا تو حضرتؒ اس پر گرفت فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ اس معاملے میں اپنے جامعہ کے اساتذہ کا بھی سخت احتساب فرماتے۔ ایک مرتبہ جامعہ فاروقیہ کے استاد کی مارکنگ میں نقص سامنے آیا تو اسے فوری طور پر مارکنگ سے فارغ کیا اور اگلے سال جامعہ سے بھی فارغ کردیا۔ حضرتؒ کی اصول پسندی اور رعب کے باعث ممتحنین نہایت محتاط ہوکر مارکنگ کرتے تھے اور اسی کی بدولت وفاق کو مارکنگ کا شفاف ترین نظام میسر ہوا۔

تحفظ مدارس کے لیے انتھک کاوشیں:

تحفظ مدارس کے سلسلے میں حضرت نے بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ مدارس دینیہ اور وفاق المدارس بیک وقت ملکی وعالمی استعماری ایجنڈے کا ہدف رہے ہیں۔ تسلسل کے ساتھ حکومتی امتیازی پالیسیوں اور میڈیا کے بے بنیاد پروپیگنڈے کا سامنا وفاق کو رہا ہے۔ لیکن حضرتؒ کی بے باک اور بے لوث قیادت میں وفاق ہمیشہ مدارس کے تحفظ کے لئے سینہ سپر رہا اور کبھی کسی بھی انداز میں مداخلت کو قبول نہیں کیا۔ اس کے علاوہ غامدیت، جدیدیت اور فکر ولی اللہی وغیرہ جیسے متعدد باطل فتنے بھی چیلنج بن کر سامنے آئے۔ الحمدللہ! حضرت نے پوری قوت کے ساتھ ان فتنوں کی سرکوبی فرماکر اہل حق کی قیادت کا حق ادا کردیا اور آنے والے قائدین کے لئے شاندار مثال قائم کردی۔

وفاق کے لئے حضرتؒ کی خصوصی دلچسپی اور کاوشوں کا یہ ثمرہ ہے کہ آج وفاق کا دفتری نظام، مالیاتی نظام اور نظام امتحان انتہائی شفاف، مضبوط اور مستحکم ہو چکا ہے۔ الحمدللہ! آپ کی ولولہ انگیز قیادت میں وفاق ترقی کرتے ہوئے اس نہج پر پہنچ چکا ہے کہ عالمی سطح کے ادارے بھی وفاق کے نظام پر رشک کرتے ہیں۔ 2014ء میں وفاق کی شاندار خدمات کے اعتراف میں سعودی حکومت کی جانب سے وفاق المدارس کو ''خدمت قرآن کریم انٹرنیشنل ایوارڈ'' سے نوازا گیا ہے۔

یہ حضرتؒ ہی کی طویل المدتی قیادت وراہنمائی کے باعث ممکن ہوا کہ ملک کے کونے کونے میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق ادارے موجود ہیں۔ اندرون و بیرون ملک لاکھوں فضلاء زندگی کے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں دیندار طبقہ کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اس وقت وفاق کے ساتھ 18 ہزار 837 مدارس و جامعات ملحق ہیں۔ ملحق مدارس میں 22 لاکھ 2 ہزار 535 طلبہ و طالبات زیر تعلیم ہیں اور ان مدارس میں 1 لاکھ 32 ہزار 116 تدریسی عملہ خدمات انجام دے رہا ہے۔ اب تک 10 لاکھ 54 ہزار 496 حفاظ و حافظات اور 3 لاکھ 11 ہزار 475 علماء و عالمات فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ سالانہ 3 لاکھ سے زائد طلبہ وطالبات وفاق کے امتحان میں شرکت کرتے ہیں۔

حضرتؒ نے وفاق کی صورت میں ایک ایسی امانت چھوڑی ہے کہ جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرتؒ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس امانت کی قدر اور حفاظت کرنے والا بنائے اور اس کی ترقی و استحکام کے لئے خدمت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

☆☆☆